مسیح کی بعثت ثانی، حدیثی وبائبلی روایات-تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر زاہد لطیف*

ڈاکٹر تنویر قاسم**

we find a lot of verses and ahadith which elaborate that Issah (Christ) will descent from heaven to reinstate the true religion of Allah and to destroy all wicked powers and nations following evils in this world. the same message has been given in the bible both christian and muslim have faith on second coming of Christ. but the question arrises, what is disputed second matter. Christian have faith on twice coming of Christ which is called as rapture and second one is called as tribulation. which religion will be dominating at the end of world. in this article commentaries of bible's illustrators as well as facts from ahadith has been presented to know the facts.

اسلام اور مسیحیت کے نقطہ نگاہ سے حضرت مسیح اللہ کے سچے پیغمبر تھے جنہیں یہود کی آخری تنبیہ کے لیے مبعوث فرمایا گیا۔ یہود نے آپ سے قبل بھی کئی انبیاء کی تکذیب کی، تمسخر واستہزاء، حتیٰ کہ قتل تک بھی کیا۔ دو مرتبہ کی جلاوطنی، یروشلم کی تباہی اور ہیکل سلیمانی کا انہدام، جو کہ سب انہی کے افعال قبیحہ کے سبب تھا۔ اس سب کے باوجود بھی روش نہ بدلی تو اللہ تعالیٰ نے آخری وارننگ اور اصلاح کی آخری کوشش کے طور پر جناب مسیح کو مبعوث فرمایا اور یسعیاہ نبی کی زبان سے مسیح کی واضح طور پر معجزانہ پیدائش بھی ان پر واضح کی گئی مگر اس کے باوجود پرانی روش نے انہیں مائل بہ اصلاح نہ کیا۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کی زبانی انہیں باخبر کیا گیا۔

''لیکن خداوند آپ تم کو ایک نشان بخشے گا دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔''(۱)

اسی طرح قرآن بھی واضح طور پر آپ کے بن باپ کنواری ومقدس مریم کے بطن سے جنم لینے کی خبر دیتا ہے۔ ماں کی گود میں آپ تکلم فرمانے لگے۔ بچپن انتہائی صالح اور پاکیزہ، آپ کا یہی اعلیٰ اخلاق کردار ہر ایک کو گرویدہ بنالیتا۔ مگر یہ یہود ہی تھے کہ جن کے احبار ورہبان اپنی روایتی دنیا پرستی، سنگدلی ودین بیزاری کے باعث ہٹ دھرم بنے رہے اور مسیح کی نبوت کے انکار پر مصر رہے۔ ان کی طاہرہ ومطہرہ والدہ زکیہ پر بہتان لگایا

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ وٹیکنالوجی، لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ وٹیکنالوجی، لاہور۔

اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف معترضانہ سوالات واشکالات پیدا کرنے اور آپ کی شخصیت کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کرنے پر خرچ کرتے رہے۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ ان کی نفس پرستی وشیطنت آخری حد کو جا پہنچی۔ جب حاکمان وقت کے ذریعے سے مسیح کے قانونی قتل کی ٹھان لی۔ آخری الوہی مہلت وتنبیہ کو بجائے سمجھنے وغور وفکر کرنے کے بجائے اپنی ڈھٹائی پر مصر رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جناب مسیحؑ کو بحفاظت اپنی جانب آسمانوں پر اٹھالیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حافظ ابن کثیر نے ابن عباس کا قول بسند صحیح ذکر کیا ہے:

سورۃ المائدہ کی آیت وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ .... يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (۲)

کے تحت مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھانا چاہا تو عیسیٰ گھر میں داخل ہوئے اور اپنے بارہ حواریوں کے پاس اپنے گھر کے چشمہ سے نکل کر آئے کہ آپ کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم میں سے بعض میرا انکار کرو گے۔ پھر فرمایا تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی شکل وصورت میری مانند بنائی جائے اور وہ میری جگہ مقتول ہو کر جنت میں میرا ساتھی بنے۔ ان میں سے سب سے چھوٹی عمر کا جوان کھڑا ہوا مگر آپؑ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ دوبارہ وہی سوال کیا تو وہی نوجوان کھڑا ہوا اسے پھر بٹھایا مگر سہ بار سوال کرنے پر بھی جب وہی نوجوان اٹھا تو فرمایا پھر تم ہی وہ ہو۔ اس نوجوان پر عیسیٰؑ کی تشبیہ ڈالی گئی اور عیسیٰ گھر کے روشندان سے آسمان کی جانب اٹھائے گئے یہود نے اسی ہم شکل نوجوان کو مسیح سمجھ کر پکڑا اور قتل کیا۔ (۳)

چنانچہ مسیح دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں گے اور اسی حال میں ہوں جیسے دنیا سے رخصت ہوئے یعنی کہ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مانند قطرے سر سے گریں گے۔ (۴)

یہ عقیدہ اہل اسلام میں اجماعی رہا ہے سوائے ماضی کے چند گمراہ کن فرقوں کے جن میں معتزلہ، جہمیہ اور سرسید احمد تھے اور مرزا قادیانی جیسے لوگ تو خود ہی مسیح موعود بن بیٹھے۔ حقیقت میں اس عقیدے کا انکار کرنے والا یا عقل پرست تھا یا نفس پرست اور مرزا قادیانی جیسے لوگ یا جدید یہودیت زدہ ذہن زر پرست کہ جنہوں نے ہر حال میں جہاد اور مسیح کے نزول کا انکار کیا۔

زیر نظر بحث میں مسیح سے متعلقہ اہم احوال ومباحث کا تجزیہ کیا جائے گا جس کی روشنی میں عصر حاضر کے ہر مسلمان کے لیے سچے وعدوں اور جھوٹے دعوؤں میں فرق وامتیاز کرنا ضروری ہے۔

مستقبل میں پیش آنے والی حق وباطل کی عظیم معرکہ آرائی کے لیے ملت اسلامیہ کے فرزندوں کو حق پر استقامت اور باطل کے خلاف ڈٹ جانے کے لیے دجل وکذب کا آپریشن ضروری ہے۔ تاکہ عقیدہ نزول مسیح سے متعلقہ تمام الجھنیں ختم ہو پائیں۔

حضرت عیسیٰ کو دیے جانے والے حیران کن معجزات جن میں مردوں کو زندہ کرنا، مٹی کے پرندے میں پھونک مار کر زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا، ان کمال درجہ اعجازات کی حکمت اور پھر دوبارہ دنیا میں مسیح ہی کے نزول کی حکمت ایک یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ دنیا کی محبت، لذتوں اور مادیت پرستی میں مستغرق یہود کی بدعقیدگی کو ضرب لگائی جائے۔ وہ یہود کہ جن کی نظریں غیبی حقائق سے ہٹ کر صرف ظاہری حرص وہوس تک ہی تھیں۔ سفلی خواہشات کے غلام ہو کر حلال وحرام کا امتیاز مٹا بیٹھے تھے۔ یہی احوال دجالی ہوں گے کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو مادیت پرستی اور خدا بیزاری اس کے دو نمایاں اوصاف ہوں گے عارضی روشنیوں کی چکا چوند سے یہود اور تمام تر کمزور عقیدہ اور فاسق وفاجر لوگوں کو اپنا گرویدہ ومطیع بناتا جبکہ مسیح اس کے مقابل اپنی روحانی قوتوں سے اس کی عقلیت پسندی ومادیت پرستی کو وہ ضرب لگائیں گے کہ کوئی چیز اسے پناہ نہ دے گی۔ مسیح دجالی وشیطانی قوتوں کو اپنی روحانی، سانس (پھونک) سے تہس نہس کر دیں گے۔ جونہی دجال کو جالیں گے تو نمک کی مانند پگھلنے لگے گا کہ اگر اس کو نہ بھی ماریں تو یونہی گھل کر ختم ہو جائے مگر اس کے باوجود یہ فرماتے ہوئے اسے اپنے نیزے سے قتل کریں گے کہ تمہیں قتل کرنا میرے مقدر میں ہے اور پھر خون زدہ نیزہ لوگوں کو دکھائیں گے کہ دجل وفریب کا آج یہ طلسم ٹوٹ چکا۔ فریبی مکار کو خدائی کا رتبہ دینے والا آج تمہارا خدائے باطل جہنم واصل ہو چکا۔ بس پھر کیا ہوگا ہر چیز اس فریبی کے مطیع کے خلاف بول اٹھے گی کہ اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے چھپا پڑا ہے آ اور اسے قتل کر۔ کرہ ارض کا خناس وشر آج بھسم ہو جائے گا۔ مسیح کی سانس ہی دجال کے متبعین کو ہلاک کر ڈالنے کے لیے کافی ہوگی۔ مگر آج تو اہل ایمان ماضی کے شر وخون خرابے، ظلم وعصیان کے ایک طویل سلسلے کا دلی انتقام لیتے ہوئے اپنے سینوں کو ٹھنڈا کریں گے۔ مسیح کی سانس سے ہلاکت یہود کی گواہی تو خود بائبل بھی دیتی ہے۔ تھسلنیکیوں کے نام سینٹ پال کے دوسرے خط میں مذکور ہے:

''اس وقت وہ بے دین ظاہر ہوگا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور تجلی سے نیست کرے گا اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانیوں اور عجیب کاموں کے ساتھ اور ہلاک ہونے والوں کے لیے ناراستی کے ہر طرح کے دھوکے ساتھ ہوگی۔ اس واسطے کہ انہوں نے حق کی محبت اختیار نہ کی جس سے ان کی نجات ہوتی۔ اسی سبب سے خدا نے ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تا کہ جھوٹ کو سچ جانیں۔''(۵)

لفظ مسیح، معنی ومفہوم اور حکمتیں

صاحب قاموس الوحید نے مادہ مسح کے ضمن میں لکھا ہے:

المسح، بمعنی ہاتھ پھیرنا، ازالہ کرنا، صفائی۔ اسی طرح المسحة کسی چیز کا اثر نشان یا دھبہ۔ اسی سے المسیح بمعنی بڑا سیاح کہا جاتا ہے۔ رَجُلٌ مسیح الوجہ. وہ شخص جس کے چہرے کے ایک طرف آنکھ وابرو نہ ہو۔(۶)

حیران کن امر ہے کہ لفظ مسیح دجال اور حضرت مسیحؑ دونوں پر بولا گیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ دجال کو تو مسیح اس لیے کہ وہ احادیث کے مطابق ممسوح العین (یعنی مٹی ہوئی آنکھ والا) ہوگا کہ جس کی ایک آنکھ پر غلیظ ناخونہ (ابھرا ہوا بلبلہ سا) دکھائی دے گا جبکہ حضرت مسیحؑ کو مسیح کہنے کے ضمن میں علامہ قرطبی نے التذکرہ میں علماء کے تیئس (۲۳) اقوال ذکر کیے ہیں جن میں سے چند ایک پیش کیے جائیں گے۔

پہلا قول: ابن عباس کا قول ہے کہ چونکہ مسیح ہر بیمار (برص، بھلبری) والے کو چھوتے تو وہ صحت یاب ہوتا، اسی طرح مردے کو چھوتے تو زندہ ہوتا لہٰذا چھونے کے باعث مسیح بمعنی ماسح کہلائے۔

دوسرا قول: ابراہیم النخعی، ابن الاعرابی، اور اصمعی کا ہے کہ مسیح بمعنی صدیق کے ہے۔

تیسرا قول: ابن عباس سے ایک دوسرا قول بھی مروی ہے اور اس کی تائید عطا نے بھی کی ہے کہ مسیحؑ کے پاؤں کے تلوے مکمل طور پر زمین پر لگتے تھے اور ان میں خلا نہیں تھا۔ لہٰذا مسیح کہلائے۔

چوتھا قول: اس ضمن میں چوتھا قول یوں ہے کہ مسیح جب اپنی والدہ مریم کے بطن سے پیدا ہوئے تو ممسوح بالدھن (تیل زدہ) تھے۔

پانچواں قول: بوقت پیدائش مسیح کو تیل سے مسح کیا گیا۔

چھٹا قول: یہ نام آپ کو حسن وجمال کے باعث دیا گیا اس لیے کہ لغت میں اس کے معنی الجمیل الوجہ بھی مذکور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے چہرے کو حسن وجمال سے مسح کیا گیا۔

ساتواں قول: لغت میں مسیح سے مراد چاندی کا ٹکڑا بھی ہے۔ چنانچہ مسیحؑ سرخ وسفید رنگ کے روشن چہرہ والے نوجوان تھے۔

آٹھواں قول: زمین کو چھونے والا یعنی فاصلے طے کرنے والا۔ مسیحؑ کو یہ نام اس لیے بھی دیا گیا کہ وہ (تبلیغ کے لیے) کبھی شام میں اور کبھی مصر میں اور کبھی سمندر کے ساحلوں پر، مہامہ اور قفار وغیرہ۔ اسی طرح دجال کو بھی مسیح اس لیے کہا گیا کہ وہ بھی پورے روئے زمین پر گھومے گا۔(۷)

امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں دو اقوال ذکر کیے ہیں:

نواں قول: مسیح کو یہ نام اس لیے دیا کہ اللہ نے ان کے گناہوں کو مسح کر (پونچھ) ڈالا۔

دسواں قول: اسی طرح کتاب مذکور میں یوں مذکور ہے کہ مسیح ابن مریم کو یہ نام اس لیے دیا گیا کہ جبریل نے آپ کو برکت سے مسح کیا۔ (۸) جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ (۹)

عیسیٰؑ ہی کی بعثت ثانی کی حکمت

قبل از قیامت جناب عیسیٰؑ ہی کے نزول کی حکمت بعض علماء نے جاننے کے لیے اپنی سی کوشش وسعی کی ہے۔اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے:

۱۔ عیسیٰؑ کے نزول سے یہود کے اس قول کا بطلان کرنا مقصود تھا کہ جو انہوں نے ایک عظیم و برتر نبی پر بہتان لگاتے ہوئے کہا کہ ہم نے عیسیٰؑ کو قتل کر دیا۔اس طرح انہیں دوبارہ مبعوث فرما کر اللہ انہی کے ہاتھوں یہود کے لیے ذلت و رسوائی مقدر بنا دے گا اور ان کے شر و خباثت کا پول کھل جائے گا۔

۲۔ دوسری رائے اس ضمن میں یہ ہے کہ جناب عیسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے امت محمد میں داخل ہونے کی دعا فرمائی اور بذریعہ انجیل جناب عیسیٰ کو امت محمد کا پتہ چلا جیسا کہ قرآنی ارشاد ہے:

وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ(۱۰)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور امت محمد میں دوبارہ بعثت کے لیے انہی کا انتخاب فرمایا۔

۳۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ قرآن کی آیت مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی (۱۱) سے اللہ تعالیٰ کا تمام تر انسانیت سے یہ وعدہ ہے کہ خاکی جسم بالآخر خاک میں لوٹایا جائے گا۔ چونکہ عیسیٰ آسمان پر اٹھا لیے گئے تھے۔لہٰذا انہیں اس وعدہ کے تحت آ کر زمین میں ضرور دفن ہونا تھا۔

حافظ ابن حجر نے ان میں سے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے کہ یہود کے شر و معصیت اور دجالی احوال کا بھانڈا پھوڑنے اور نبی کے قتل کے جھوٹے دعوی کا بطلان کرنے مسیح ہی مبعوث ہوں گے۔ (۱۲)

نزول عیسیٰ بن مریم کے دلائل قرآن میں

عیسیٰ بن مریم کا بطور ایک منصف و مقسط حاکم کے اس دنیا میں آنا قیامت کی علامات کبریٰ میں سے ہے اور قرآن میں دو آیات واضح طور پر ان کی آمد پر دال ہیں۔ارشاد الٰہی ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ٥ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِی الْاَرْضِ یَخْلُفُوْنَ ٥ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (۱۳)

''نہیں وہ (عیسیٰ) مگر بندے جن پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے مثال بنایا اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں فرشتے بنا دیتے جو جانشینی کرتے اور بے شک وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہیں تم اس میں شک مت کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔

ان آیات کے ضمن میں مسند احمد میں ابن عباسؓ کی تفسیر مروی ہے اور آپ آیت وانـه لـعـلـم للساعة سے مراد فرماتے تھےھو خروج عیسیٰ بن مریمؑ قبل یوم القیامة (۱۴)

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

صحیح بات یہی ہے کہ یہاں وَاِنَّهٗ میں ہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ سیاق انہیں کے تذکرے کا ہے اور یہ بات انتہائی فضول ہے کہ جو بعض علماء نے مراد لی ہے کہ ہ کی ضمیر قرآن کی طرف لوٹتی ہے۔(۱۵)

اسی طرح نزول عیسیٰ بن مریم کی دوسری دلیل قرآن میں یوں ہے:

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (۱۶)

اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو آپ کی وفات سے قبل آپ پر ایمان نہ لائے اور وہ قیامت کو ان پر گواہ ہوں گے۔

عقیدہ نزول مسیح پر اعتراض اور اس کا جواب

عام طور پر بعض متجددین یہ اشکال پیدا کرتے ہیں کہ نزول مسیح کا تصور باطل اور خام خیالی سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (۱۷)

''ان کے بقول آیت میں واضح طور پر متوفیک یعنی میں تجھے فوت کرنے والا ہوں کے الفاظ ان کی وفات پر دلالت کرتے ہیں۔ لہٰذا اب اگرچہ حدیث قرآن کے برخلاف بھی ہوئی تو وہ مردود و باطل ہو گی۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ آیت میں اگر بغور دیکھا جائے تو متوفیک کا Root word یعنی مادہ وفی ہے۔ جس سے تمام تر اہل

لغت مراد پورا پورا لے لینا لیتے ہیں۔ (۱۸) اگرچہ لفظ وفات بھی اسی قبیل سے ہے مگر موت اس سے مجازاً مراد ہوگی جبکہ حقیقی معنی پورا لینا ہے۔ اگرچہ موت کے وقت بھی انسان کے جسمانی اختیارات وصلاحیتیں مکمل طور پر سلب کر لی جاتی ہیں۔ لہٰذا اب لازم ہے کہ حقیقت کو مجاز پر محمول کرنے کے لیے قرینہ صارف ہو جو یہاں نہیں ملتا۔ چنانچہ متوفیک سے مراد اللہ تعالیٰ کا عیسیٰ کو روح مع الجسد زندہ حالت میں اپنی جانب مکمل طور پر اٹھا لینا مراد ہے۔

پھر ان تجدد پسندوں کو لفظ متوفیک سے متصل بعد لفظ و رافعک الی پر بھی غور کرنا چاہیے۔ جس سے اپنی طرف اٹھا لیے جانے کی تصریح ملتی ہے ورنہ موت ہی مراد ہوتی تو متوفیک کے بعد اس لفظ کی ضرورت پیش نہ آتی۔

جب یہ قاعدہ وکلیہ بالکل مسلمہ وحقیقی ہے کہ الفاظ کے انطباق وانضباط کو ہمیشہ حقیقت پر ہی محمول کیا جائے گا الا یہ کہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو تو جب صحابہ کی تشریحات اور رسول اللہ کی صحیح ومتواتر احادیث اسی بات پر دلالت کر رہی ہوں تو پھر ایسے معنی مراد لینا فقط ہوائے نفس کی پیروی ہے۔

امام ابن تیمیہ بھی اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کا ملخص یوں ہے۔ الحمد للہ عیسیٰ زندہ ہیں اور یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ جس شخص کی روح جسم سے جدا ہو چکی ہو اس کا جسم آسمان سے نہیں اتر سکتا اور اگر زندہ بھی کیا جائے تو وہ اپنی قبر سے اٹھے گا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ تو یہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ان کا بدن اور روح دونوں اٹھائے گئے اور اگر موت ہی مراد ہوتی تو اللہ فرماتا وماقتلوہ وما صلبوہ، بل مات یعنی نہ انہیں سولی دی گئی نہ قتل کیا گیا بلکہ وہ وفات پا گئے۔ چنانچہ برعکس معنی مراد لینے کے لیے ضروری تھا کہ کوئی جدا قرینہ ملتا ہو اور پھر اللہ نے نیند کو بھی لفظ وفات سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ اور وہ وہی ذات ہے جو تمہیں رات کے وقت فوت کرتی (پورا لے لیتی ہے) ہے۔ (۱۹)

چنانچہ معلوم ہوا نزول عیسیٰ کا عقیدہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے جو سنت متواترہ سے بالکل ثابت شدہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ کہ اس سے انکار کفر ہے۔

سیدنا مسیح کے نزول سے متعلقہ آپؑ کے کئی قرائن ہمیں ملتے ہیں۔ جن میں بالتصریح مہدی کی موجودگی میں جناب مسیح کا دمشق کے شرقی مینارہ بیضاء سے اترنا مذکور ہے۔ اس عقیدہ سے متعلق کل احادیث تقریباً ۲۹ (انتیس) بنتی ہیں جن میں اگرچہ صحیح، حسن اور ضعیف بھی ہیں مگر کسی بھی چیز کے اثبات کے لیے تو ایک

بھی صحیح حدیث کا ملنا کافی ہے۔ ذیل میں نزول عیسیٰ سے متعلق احادیث صحیحہ کے صرف اہم نکات بغیر عربی متن کے پیش کیے جائیں گے

عیسیٰؑ کا نزول، احوال و کیفیات

- دجال کی شرانگیزیاں اور فتنہ پردازیاں زمین میں جاری و ساری ہوں گی کہ شدید ابتلاء و آزمائش میں مبتلا مسلمان اچانک کسی آواز کو سنیں گے کہ تمہارے پاس اللہ کی مدد آ پہنچی اور یہ آواز کسی پیٹ بھرے آدمی کی ہوگی۔ جس سے معلوم ہوا کہ بھوک و افلاس کی کتنی شدت کا مسلمانوں کو سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا۔ زمین چمک اٹھے گی اور عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ (۲۰)

- بوقت نماز فجر، دمشق کے شرقی مینارہ بیضا ☆ پر نازل ہوں گے، اس حال میں کہ جب اقامت کہی جا چکی ہوگی۔ مسلمانوں کا امیر (مہدی) انہیں آگے بڑھ کر امامت کے لیے کہیں گے مگر حضرت عیسیٰؑ اس امر سے یہ کہتے ہوئے انکار کریں گے کہ اس امت کے ہی بعض بعض پر امیر ہیں جس سے اللہ نے اس امت کو تکریم بخشی ہے۔ چنانچہ ان کی اقتداء میں مسیح نماز فجر ادا کریں گے۔ (۲۱)

- حضرت عیسیٰؑ دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے بازوں پر ہاتھ رکھے ہوئے مینارہ شرقیہ دمشق پر اتریں گے۔ سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مانند دانے گرتے نظر آئیں گے۔ حالانکہ یہ پانی سے نہانے کے باعث نہ ہوگا۔ (۲۲)

- حضرت عیسیٰ میانہ قد کے گندمی رنگ، مائل بہ سرخ و سفید، بالکل، سیدھے بالوں والے ہوں گے۔ (۲۳)

- آپ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو معطل کریں گے تمام ادیان سوائے اسلام کے ختم ہو جائیں گے۔ (۲۴)

- حضرت عیسیٰؑ روحا کی گھاٹی سے حج یا عمرے یا پھر دونوں کا احرام باندھ کر تلبیہ کہیں گے۔ (۲۵)

- ایک حاکم منصف و عادل بن کر نازل ہوں گے مال کی بہتات و کثرت اس قدر ہوگی کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا حتیٰ کہ ایک سجدہ (اللہ کے لیے) دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ (۲۶)

- اللہ تعالیٰ آپ ہی کے زمانہ میں دجال کو ہلاک کرے گا اور امن و امان کا ہر طرف یہ عالم ہوگا کہ اونٹ، شیر، چیتے، گائیں اور بھیڑیں اور بکریاں سب اکٹھے چریں گے۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے مگر کوئی کسی کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ (۲۷)

o جوان اونٹنی کو چھوڑ دیا جائے گا مگر اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا کوئی نہ ہوگا، دلوں سے کینہ، بغض اور حسد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (۲۸)

o عیسیٰ دجال کا پیچھا کرتے ہوئے اسے فلسطین کے باب لُد پر جالیں گے آپ کو دیکھتے ہی نمک کی طرح گھلنا شروع ہو جائے گا مگر یہ کہتے ہوئے اسے تلوار سے قتل کریں گے کہ تمہارا میرے ہاتھوں مرنا مقدر ہو چکا ہے، اس کے ساتھ ہی یہود کا قتل عام ہوگا جہاں بھی چھپیں گے کوئی چیز انہیں پناہ نہ دے گی سوائے غرقد کے درخت کے اس لیے کہ انہی کا درخت ہے۔ (۲۹)

o امام قرطبی ہی ایک حدیث لائے ہیں جس میں مذکور ہے کہ دجال کے متعلق حضرت عیسیٰ مسلمانوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کونسی چیز اس خبیث کی طرف نکلنے سے روکے ہوئے ہے تو وہ کہیں یہ جناتی انسان ہے۔ (۳۰)

o ہر وہ کافر ہلاک ہوگا جس تک حضرت عیسیٰ کا سانس پہنچے گا۔ (۳۱) یہی بات بائبل میں بھی مذکور ہے جو گذشتہ صفحات میں ذکر کی جا چکی ہے۔

o زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے اس طرح کھلیں گے کہ ایک انار پوری جماعت کو کفایت کرے گا۔ اس کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کفایت کرے گا۔ گائے کا دودھ قبیلہ کو جبکہ بکری ایک خاندان کو کفایت کرے گی۔ (۳۲)

o دجالیت کے خاتمہ کے مشن کی تکمیل کے بعد ایک اور بڑی اور ناگہانی آفت اللہ مسلمانوں کو پھر سے آزمانے کے لیے بھیجے گا اور یہ یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا اس آفت سے نمٹنے کے لیے عیسیٰ بھی بے بس ہوں گے اور کوہ طور پر پناہ لیں گے۔ چنانچہ آپ اللہ سے دعا کریں گے اللہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں ہلاک کر ڈالے گا۔ حضرت عیسیٰ حصار سے نکل جونہی زمین پر اتریں گے تو ان کی بدبو اور سڑاندھ سے زمین پر شدید تعفن پھیل چکا ہوگا پھر ان کو ٹھکانے لگانے کے لیے اللہ پرندے بھیجے گا جو انہیں کسی مقام پر جا پھینکیں گے آخر بارش نازل ہوگی جس سے زمین دھل کر صاف ستھری ہو جائے گی اور اپنی برکات دوبارہ اگلنا شروع کرے گی۔ (۳۳)

o عرب کی کسی عورت کے ساتھ آپ نکاح فرمائیں گے اور آپ کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوگی جو مر جائے گی اس کے بعد آپ صرف دو سال زندہ رہیں گے۔ (۳۴)

o امام قرطبی کعب الاحبار کا قول نقل کرتے ہیں کہ عیسیٰ کسی قبیلہ کی عورت سے نکاح کریں گے ان سے

آپ کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوں گے جن کے نام محمد اور موسیٰ ہوں گے۔ (۳۵)

o باختلاف روایت آپ ۴۰ سال زمین پر رہیں گے یا سات سال زمین پر رہیں گے۔ (۳۶)

حافظ ابن کثیر نے دونوں احادیث میں تطبیق کی خوبصورت شکل یوں پیش کی ہے کہ رفع سماوی کے وقت آپ ۳۳ سال کے تھے واپس آ کر ۷ سال گزاریں گے اس طرح ۴۰ سال مکمل ہوں گے۔ (۳۷)

o مسلمان آپ کا جنازہ پڑھ کر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک میں آپ کے ساتھ دفن کریں گے۔ (۳۸)

o نعیم بن حماد نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ عیسیٰ محمدؐ کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (۳۹)

o جلیل القدر پیغمبر کی وفات وتدفین کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ہوا شام سے بھیجے گا جو اہل ایمان کی روحیں قبض کرلے گی اور صرف شرار شریر ترین ہی باقی رہیں گے جو بالکل گدھوں کی مانند ہوں گے۔ انہی پر قیامت آئے گی۔ (۴۰)

امن وامان اور برکات سے بھرپور دور اس طرح ختم ہو کر اپنے انجام کو پہنچے گا، امت پر حجت تمام ہوگی۔ تمام تر یہود ونصاریٰ جو قتل ہونے سے بچ رہیں گے حضرت مسیح پر ایمان لے آئیں گے اس طرح دنیا میں اسلام ہی کا غلغلہ ہوگا۔

مسیحیت اور بعثت عیسیٰ

مسیحیت کے اہم ترین عقائد میں سے جناب مسیح کا دنیا میں دوبارہ تشریف لا کر حق وسچ کا دور دورہ کرنا، مسیح کا مخالف مسیح کے خلاف جنگ کرنا اور مار ڈالنا۔ اسی طرح شر اور بدی کی تمام یکجا قوتوں کو شکست فاش دینا شامل ہے۔

مسیحیت میں اس عقیدہ کے لیے لفظ Rapture بولا جاتا ہے مگر ان کے نزدیک یہ بھی دو طرح کا ہے کہ ایک Rapture (مسیح کی آمد اول) ہوگی کہ جب آپ صاحب ایمان لوگوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اسے Secret Rapture بھی بولتے ہیں اور یہ اس لیے ہوگا کہ اصحاب الایمان خوفناک آزمائشی ۷ سالہ دور جسے Tribulation بولا جاتا ہے، سے محفوظ رہ سکیں۔ جنگ وجدل اور فتنہ وآزمائش کے سات سالہ دور کے بعد مسیح دوبارہ دنیا میں مبعوث ہوں گے اور پھر حق کا غلبہ فرمائیں گے۔

مسیح کی آمد اول اور رفع مقدسین (Rapture)

بائبل کی کتاب تھسلنیکیوں اول میں مسیح کی آمد اول کے حوالے سے نصاریٰ کی جانب سے بطور ثبوت پیش کی جانے والی آیت مندرجہ ذیل ہے:

"خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔" (۴۱)

اس آیت سے مسیحی علماء دلیل پکڑتے ہیں کہ مسیح اولاً تشریف لا کر ایمان والوں کو آزمائش سے محفوظ رکھنے کے لیے لے جائیں گے پھر دوبارہ جب واپس آسمان پر آئیں گے تو صاحب ایمان ان کا استقبال کریں گے اس طرح گویا یہ ان کی آمد اول ہوئی۔ جب دوبارہ واپس لوٹیں گے تو شدید آزمائش سے دوچار کرنے کے لیے اور دجال کے قتل کے لیے۔

مسیح کی آمد اول کے حوالے سے ولکف اے سنگھ یوں رقمطراز ہے:

"یسوع المسیح کی پہلی آمد حلیمی اور خود انکاری کی تھی۔ آپ نے ذات الٰہی میں اقنوم ثانی کی حیثیت سے شریک ہونے کے باوجود پستی اختیار کی اور بطور انسان کے شاہی خاندان میں نہیں بلکہ غریب گھرانے میں آئے لیکن آپ کی دوسری آمد پورے جاہ وجلال سے ہوگی۔ (۴۲)

شدید آزمائش کا سات سالہ دور (Tribulation)

مسیحی عقیدہ کے مطابق مسیح کی آمد اول کے بعد دنیا کو شدید تکالیف و آزمائش، جنگ وجدل، تباہی وفساد، ہلاکت و بربادی کا دور دیکھنا ہوگا۔ اس شدید دور کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

یسعیاہ میں اسے خدا کا دن (The day of Lord) (۴۳)

کتاب استثنا میں اسے Trouble or Tribulation یعنی مصیبت یا آزمائش۔ (۴۴)

جبکہ متی میں Great Tribulation یعنی آزمائش عظیم۔ (۴۵)

دانیال میں Day of Trouble آزمائش کا روز۔ (۴۶)

جرمیاہ میں Jocob's Trouble یعقوب کی تکلیف۔ (۴۷)

Tribulation کے مسیحی تصور کی وضاحت ڈاکٹر پال بینوئر ☆☆ (Paul Benware) ان

لفظوں میں بیان کرتے ہیں:

The tribulation is a future 7-year period of time when God will finish his discipline of Israel and finalize his judgment of the unbelieving world. The church made up of all who have trurted in the person and work of lord jesus to save them from being punished for sin, will not be present during the tribulation. The church will be removed from the earth in an event known as the rapture. The church is saved from the wrath to come.(۳۸)

اس تبصرہ کا ملخص کچھ یوں ہے:

Tribulation مستقبل میں آنے والے ایسا سات سالہ دور ہے کہ جب خدا اسرائیل کے نظم کا خاتمہ کر کے کافروں کے لیے حساب کتاب مقرر فرمائے گا۔ چرچ کہ جو سب مقدسین (مسیحی سچے پیروکار) پر مبنی ہوگا وہ گناہ کی سزا سے محفوظ رہے گا اور آزمائشی دور کے وقت موجود نہ ہوگا۔ چرچ (مسیحی پیروکار) ایک لمحہ کے لیے بوقت آزمائش (Tribulation) اٹھا لیے جائیں گے اس طرح خدائی غضب سے محفوظ رہیں گے۔ اٹھائے جانے کا یہ عمل Rapture کہلاتا ہے۔

موجودہ مسیحی دنیا اس بات پر پورا یقین رکھتی ہے کہ تمام تر مسیحی عیسیٰ کے ساتھ آزمائشی دور سے قبل آسمان پر اٹھائے جائیں گے جو تکالیف سہنے اور غیر مسیحیوں کے کربناک انجام سے بچے رہیں گے۔ مگر عصر حاضر کی عیسائیت کے بعض علماء اس بات کی تشریح ذرا مختلف انداز میں کرنے لگے ہیں۔ اس ضمن میں The popular encyclopedia of Bibalical prophey کا مقالہ نگار مسیح کی آمد اول (Rapture) کو بھی تمام مسیحیوں کے لیے لازم نہیں سمجھتا۔ اس کے بقول Tribulation میں ایسے مسیحی جنہوں نے گناہ کیے ہوں گے۔ وہ نجات نہ پائیں گے بلکہ دوسری اقوام کے عبرتناک انجام کے دوران تکالیف برداشت کرنے کو انہیں بھی دنیا میں رہنا ہوگا۔ چنانچہ وہ Rapture کی بجائے Partial Rapture (جزوی رفع آسمانی) کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے وضاحت کرتا ہے۔

Partial Raputre Theory کے تحت مسیح صرف انتہائی راسخ العقیدہ لوگوں کو اٹھائے جائیں گے۔ نہ کہ تمام تر مسیحیوں کو کیونکہ گناہ انسان کو مسیح کے ساتھ اٹھائے جانے کے لیے ان فٹ کر دے گا۔ لہٰذا گناہگار مسیحیوں کو بھی Tribulation کا درد جھیلنا ہوگا۔(۳۹)

Tribulation یعنی آزمائشی دور میں کیا کچھ وقوع پذیر ہوگا۔ اختصار سے صرف چند باتیں ذکر کرتا

ضروری ہے۔

خوفناک جنگوں کی لپیٹ میں دنیا آئے گی، قحط، وبائیں، آفات، ہلاکتیں، زلزلوں کی کثرت اور مسیحی عقیدہ کے مطابق آرماگیڈن (Armageddon) اسی طرح ان سب سے بڑھ کر Antichrist (مخالف مسیح) کا نام ہوگا جسے مسیح اپنی سانس اور آمد کی تجلی سے ہی نابود کر ڈالیں گے۔

مسیح کی آمد ثانی (Second coming of Christ) اور دجال (Anti christ) کی ہلاکت

مسیح کی آمد عیسائی عقیدہ کے مطابق بالضرور ہوگی، یہ کب، اور کیسے ہوگی اس کی نشانیاں، علامات کیا ہوں گی، اہم مقاصد، واقعات واحوال کیا پیش آئیں گے، اس سے متعلق مسیحی علماء اگرچہ شدت سے ان کی قریب ترین آمد کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور ماضی میں ان کی آمد کے متعلق تاریخوں تک کا تعین کرتے رہے ہیں جو سب غلط ثابت ہوتی رہیں۔

مسیح کی آمد ثانی بالکل اچانک، یکا یک اور آناً فاناً کسی بھی وقت وقوع پذیر ہوگی اور اس کے وقت کے متعلق حتمی طور پر خود بھی مسیح نے کہیں ذکر نہیں کیا۔

چنانچہ انجیل متی میں یوں مذکور ہے کہ جب حواریان مسیح نے ان سے دنیا میں دوبارہ آنے اور اس کے واضح نشانات وعلامات کے متعلق دریافت کیا تو مسیح نے فرمایا:

بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔(۵۰)

معلوم ہوا کہ آمد مسیح سے قبل کئی نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہوں گے خود مسیحیوں میں کئی کاذب و مفتری پیدا ہوئے۔ حتیٰ کہ پوپ کے خدائی اختیارات اور پھر مذہب کے نام پر بدکاری واستحصال سب اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ انجیل لوقا میں یوں مذکور ہے:

''خبردار ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار، نشہ بازی اور دنیا کی فکروں میں سست ہو جائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح آن پڑے کیونکہ روئے زمین کے سب لوگوں پر وہ دن اسی طرح آن پڑے گا۔ پس ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑا ہونے کا مقدور ہو۔(۵۱)

مسیح کی آمد اچانک، عالمگیر، علانیہ اور بادلوں میں سے ہوگی۔

اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔(۵۲)

مسیح نے اپنے متبعین کو ہر حال میں اس گھڑی (اپنی آمد ثانی) کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا۔

چنانچہ انجیل متی میں ہے:

پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس دن آئے۔(۵۳)

مکاشفہ میں پال کے الفاظ مذکور ہیں:

جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ بیشک میں جلد آنے والا ہوں آمین۔ اے خداوند یسوع آ۔(۵۴)

پھر متی کی انجیل ہی میں الفاظ یوں ہیں:

اس لیے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائے گا۔(۵۵)

یہودی مصنف حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کے مسیحی تصور کو یہ کہتے ہوئے رد کرتا ہے کہ

مسیح کو اگر اپنے آنے پر اس قدر ہی یقین تھا تو کیا وجہ ہے کہ مسیح ایسے مبہم اور غیر واضح الفاظ کا استعمال کیوں کرتے ہیں۔ مثلاً ابن آدم (Son of man) کا لفظ بار بار استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسیحیوں کا یہ تصور اس کے بقول فریب سے کچھ بھی زیادہ نہیں۔(۵۶)

آمد مسیح کا مقصد اور کیفیت زبور میں بھی مذکور ہے۔ جس سے مراد یہود اپنا مسیحا اور نجات دہندہ لیتے ہیں جبکہ مسیحی عیسیٰؑ کو مذکور ہے:

ہمارا خداوند آئے گا اور خاموش نہیں رہے گا۔
آگ اس کے آگے آگے بھسم کرتی جائے گی
اس کے چاروں طرف بڑی آندھی چلے گی
اپنی امت کی عدالت کرنے کے لیے
آسمان وزمین کو طلب کرے گا

کہ میرے مقدسوں کو میرے حضور جمع کرو جنہوں نے قربانی کے ذریعے میرے ساتھ عہد باندھا۔(۵۷)

مسیح اپنی دوبارہ آمد کا مقصود راستبازی اور اقامت عدل بیان فرماتے ہیں۔

چنانچہ مذکور ہے:

آئندہ کے لیے میرے واسطے راستبازی کا وہ تاج رکھا ہوا ہے جو عادل و منصف یعنی خدا مجھے اس دن دے گا اور صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ان سب کو بھی جو اس کے ظہور کے آرزو مند ہیں۔ (۵۸)

مسیح کی آمد ثانی کس نوعیت و کیفیت کے ساتھ ہوگی؟ کیا وہ بشری صلاحیتوں کے حامل جسد کے ساتھ دوبارہ مبعوث ہوں گے یا پھر کسی مافوق الفطری صلاحیتوں (Supernatural) قوئی کے ساتھ آئیں گے۔

اس سلسلے میں Encyclopedia of Catholicism کے مقالہ نگار نے درج ذیل وضاحتیں پیش کیں ہیں۔ ملخص کچھ یوں ہے:

اہل ایمان کی بعثت مسیح کے جسد واحد کے ساتھ مشترکہ ہوگی Feed-back metaphore کہا جا سکتا ہے۔ اس عقیدہ پر یقین رکھنے والے مسیح کے جسد کو لغوی طور پر ہی لیتے ہیں۔ عیسائی معاشرہ میں مسیح کی بعثت ثانی کی کیفیت پر بحث جاری ہے۔ انجیل لوقا و یوحنا مسیح کی جسمانی بعثت کی بات تو کرتی ہیں، مگر پھر اس کے برعکس باتیں بھی ملتی ہیں۔ مثلاً مسیح کا مقفل دروازوں سے گزر جانا اور جنت میں لایا جانا مگر سینٹ پال مبعوث جسم کو روحانی جسم میں تبدیل ہو جانے کی بات کرتا ہے۔ جبکہ بعض Demythologization کے حامی بعثت کو مفروضاتی تصور کر رہے ہیں اور ان کے اس بیان پر عیسائیت کے بیشتر حلقوں میں کثرت سے اعتراض کیا گیا۔ جبکہ دوسری جانب عہد جدید میں بعثت مسیح کو غیر مجسم شکل میں اٹھنے کی بات ملتی ہے۔ جیسا کہ Parable of Prodigal son کے الفاظ۔ (۵۹)

اس بحث سے معلوم ہوا عیسائیت کے جدید ذہنوں میں مسیح کی بعثت کو مفروضاتی سمجھنے کا رواج چل رہا ہے۔ جیسا کہ مسیح کی آمد کے بارے میں بعض مسلمان تجدد پسند ذہنوں کا حال ہے اسی طرح یہود میں بھی Messiah کو بطور ایک کامیاب اور خوشحال دور مراد لیا جا رہا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سینٹ پال مسیح کی آمد ثانی پر پختہ یقین کی بات کرتا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ مسیح اگر جی نہیں اٹھا تو ہماری تبلیغ اور تمہارا ایمان بیکار ہے۔ (۶۰)

پھر کہتا ہے اگر مسیح نہیں اٹھا تو تمہارا ایمان بیکار اور ابھی تک حالت گناہ میں ہو۔ (۶۱)

مسیحیت میں حضرت مسیح کی دوسری آمد اور زمین پر ان کے عرصہ قیام کے لیے لفظ Tribulation بولا گیا ہے۔ یعنی مسیحیت کے مطابق اسی آزمائشی دور میں Anti christ آئے گا جس کا کل دورانیہ اختیار ۴۲ ماہ

مکاشفہ میں مقرر کیا گیا ہے۔(۶۲)(حیران کن امر یہ ہے کہ مکاشفہ میں یہ لفظBeast(حیوان یا درندہ) سے جانا گیا ہے) کہیں اسے گناہ کا فرزند(۶۳)اور کہیں مخالف مسیح کہا گیا ہے۔(۶۴)

مسیحیت میں اسی پراسرایت نے کئی مسیحی علماء کو اس تصور سے کسی حد تک انکار ہی کی طرف مائل رکھا۔ مثلاً Tomas Malvenda، Bousset Hermann Gunkel جیسے ابتدائی ترین محققین نے اس تصور کو زیادہ تر مفروضہ جاتی اور توہماتی خیال کیا ہے وہ اس کے لیےMyth کا لفظ کہتے ہیں۔ چونکہ مسیحیت میں اس کی پیش کردہ تصویر خاصی گنجلک اور دھندلی ہے اور جس میں اختلافات اور نوع بنوع توضیحات کی اس قدر بھرمار ہے کہ کسی بھی صحیح نتیجہ تک پہنچنا خاصا دشوار ہے۔(۶۵)

جدید مسیحی محققین میں بھی کئی سکالر اس تصور کو اس کے گنجلک اور شدید پیچیدہ ہونے کے باعث اہمیت نہیں دیتے۔ حالانکہ یہودیت، مسیحیت، اسلام تینوں میں یہ تصور مشترک ہے مگر بائبل میں پیش کردہ حقائق خاصے مبہم ہیں اور یہی تحریف بائبل کی سب سے بڑی دلیل۔ مثلاً کے طور پر معروف مسیحی سکالر Gregory Charles Jenks ☆☆☆ نے واضح طور پر اینٹی کرائسٹ کے تصور سے اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ وہ تو اس تصور کو کسی حد تک یہودیت کا تاثر قرار دے کر مسیحیت کے چھوٹی کلاس کے مسیحیوں کی پیداوار قرار دیتا ہے۔ اس کے مطابق صرف یوحنا ہی کے خط میں اس کا ذکر ملتا ہے اور اس ذکر کے باوجود اینٹی کرائسٹ کا تصور عجب پر اسرایت کے پردوں میں چھپا ہوا متضاد سا عقیدہ ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ کتاب مقدس یسعیاہ ۷:۱۵ بائبل سوسائٹی انار کلی لاہور
۲۔ القرآن النساء ٤/١٥٧-١٥٩
۳۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ۱/۸۷۴ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور
۴۔ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح:۲۹۳۷) دار السلام، لاہور
۵۔ تھسلنیکیوں دوم ۲:۹
۶۔ قاسمی، وحید الزماں قاموس الواحید، ۲/۱۵۵ ادارہ اسلامیات لاہور
۷۔ محمد بن احمد التذکرہ القرطبی، ص:۵۶۳-۵۶۴ مکتبہ حقانیہ پشاور
۸۔ احمد بن حسن، البیہقی دلائل النبوۃ، ۱/۸۱　۹۔ مریم: ۱۹/۳۱
۱۰۔ الفتح ۴۸/۲۹　۱۱۔ طٰہٰ: ۲۰/۵۵
۱۲۔ ابن حجر، فتح الباری، ۶/۴۹۳ مطبعہ السعادہ مصر ۱۳۲۸ھ

۱۳۔ الزخرف ۴۳: ۵۹-۶۱
۱۴۔ مسند احمد، ۳/ ۳۲۹
۱۵۔ تفسیر ابن کثیر، ۷/ ۲۲۳
۱۶۔ النساء ۴/ ۱۵۹
۱۷۔ آل عمران ۳/ ۵۵
۱۸۔ قاموس الوحید، ۲/ ۱۸۷۹

۱۹۔ ابن تیمیہ مجموع الفتاوی لابن تیمیہ، ۴/ ۳۲۲-۳۲۳ مکتبۃ الریاض الحدیثہ

۲۰۔ الفتن، للنعیم بن حماد، باب نزول عیسیٰ بن مریم وسیرتہ، ص: ۳۱۸

☆ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ انہی کے زمانہ میں ۷۴۱ھ میں مسلمانوں نے سفید پتھروں سے ایک مینار کی تجدید کی جو نصاریٰ کے اموال سے ہوئی اس کو اس سے قبل انہوں نے آگ لگا دی تھی اور شاید یہی نبوت کے واضح دلائل میں سے ہے کہ اللہ نے اس کی تعمیر کا انتظام انہی کے اموال سے کیا کہ عیسیٰ اسی پر نازل ہو کر صلیب کو توڑیں۔ النہایۃ فی الفتن والملاحم. ص: ۱۰۵

۲۱۔ مسند احمد، ۳/ ۲۹۵، مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/ ۶۵۰

۲۲۔ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح: ۲۹۳۷)

۲۳۔ بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح: ۷۱۲۸)

۲۴۔ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح ۲۹۳۷)

۲۵۔ مسلم، کتاب الحج، باب ہلال وحدیہ (ح: ۱۲۷۵)

۲۶۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ بن مریم (ح: ۳۴۴۸)

۲۷۔ الہیثمی، نورالدین مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ بن مریم (۸/ ۱۲)، مصنف ابن ابی شیبہ (۸/ ۶۵۴)

۲۸۔ مسلم، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال (ح: ۲۹۴۰)

۲۹۔ التذکرہ للقرطبی، باب فی عظم خلق الدجال وفتنۃ ص ۵۵۹

۳۰۔ التذکرہ للقرطبی، باب فی عظم خلق الدجال وفتنۃ ص ۵۵۸، المسند احمد، ۳/ ۳۶۸

۳۱۔ مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح: ۲۹۳۷)

۳۲۔ ایضاً
۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ التذکرہ للقرطبی، باب متیٰ آخر فی خروج الدجال وما یجیٔ من الفتن ص ۵۶۱۔ امام قرطبی نے یہ قول ابواللیث السمرقندی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے مگر یہ بلاسند ہے۔

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال (ح:۴۳۲۳)

۳۷۔ ابن کثیر النہایة فی الفتن و الملاحم، ص:۱۰۶، دار التقویٰ للنشر والتوزیع قاہرہ

۳۸۔ التذکرہ للقرطبی، ص:۵۶۱ ۳۹۔ الفتن، لنعیم بن حماد، ص۳۴۲

۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال (ح:۲۹۳۷)

۴۱۔ ھسلنیکیوں اول ۴:۱۷-۱۸

۴۲۔ یسوع المسیح کی آمد ثانی، ص:۴۳

۴۳۔ یسعیاہ ۱۲:۲ ۴۴۔ استثناء ۳۰:۳

۴۵۔ متی ۲۴:۲۱ ۴۶۔ دانیال ۱۲:۱ ۴۷۔ جرمیاہ ۹:۲۴

☆☆ ڈاکٹر پال بینوئر (Paul Benware) Cadarville university کے ایسوسی ایٹ پروفیسر معروف مذہبی سکالر، مبلغ و سپیکر ہیں اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔

48- Benware, Paul Understanding end times prophecy. P.210 Moody Pub. 2006, New York.

49- The popular Encyclopedia of Bibalical Prophecy. P.260 Harwest House Pub USA, 2004

۵۰۔ متی ۵:۲۴ ۵۱۔ لوقا ۳۱:۳۳-۳۶ ۵۲۔ متی ۲۴:۳۰

۵۳۔ متی ۲۴:۲۳ ۵۳۔ مکاشفہ ۲۲:۲۰ ۵۵۔ متی ۲۴:۲۴

56- Knohal, Israel The messiah before jesus: The suffering servant of daed sea scroll. P.2, 3University of Califomia, USA, 2000

۵۷۔ زبور ۵۰:۳-۵ ۵۸۔ دوم تیمتھیس ۳:۱-۸

۵۹- Encyclopedia of Catholicism, P.548, 549 info base publishing, Newyork

۶۰۔ کرنتھیول اول ۱۵:۱۷ ۶۱۔ ایضاً ۶۲۔ مکاشفہ ۱۳:۶

۶۳۔ تھسلنیکیوں دوم ۲:۳ ۶۴۔ یوحنا کا پہلا خط ۲:۴

65- Jenks, gregory charles, The origins and early development of Antichrist myth, P.2, 39-Berlin, Germany 1990

☆☆☆ گریگری چارلس کی پیش کردہ تحقیق اس کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس کا عنوان: The origins and early development of Antichrist myth ہے جو Queens land university میں 1989 میں پیش کیا گیا۔